مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میرا آپریشن سے بچہ پیدا ہوا، جس کے تین دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا، کیا میں غسل کر کے نمازیں پڑھ سکتی ہوں؟ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے، اس کو نفاس کا خون کہتے ہیں اور حالت نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے، چاہے خون جاری بھی رہے اور اس کی کم از کم مدت متعین نہیں چنانچہ ایک لمحہ بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ حالت نفاس میں صوم وصلوۃ ممنوع ہے، لہذا چالیس دن تک جب تک نفاس کا خون آتا رہے تو نماز نہ پڑھے اور نہ ہی شوہر ہمبستری کرے تاہم جب بھی چالیس دن کے اندر خون آنا بند ہو جائے، تو اس وقت سے غسل کر کے نمازیں پڑھنا شروع کر دے اور شوہر کے لئے ہمبستری کرنا بھی جائز ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ چالیس دن یا تیس دن نمازیں نہیں پڑھے گی ان کی بات بالکل غلط ہے۔ اعتبار عادت اور نفاس کے خون کا ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں جب تین دن بعد خون آنا بند ہو گیا تو سائلہ غسل کر کے نمازیں شروع کرے۔

۱. عن أنس رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت للنفساء أربعين يوماً إلا أن ترى الطهر قبل ذلک۔ (سنن ابن ماجة ۱،۴۸)
۲. وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تنتظر النفساء أربعين ليلة، فإن رأت الطهر قبل ذلک فهي طاہر... تغتسل وتصلي۔ (المستدرک للحاکم ۱،۲۶۱ رقم: ۶۲۵)
۳. "ولا حد لأقله واكثره اربعون يوما" ... (كنز الدقائق : باب الحيض ،۲۳)
۴. "اذا انقطع دم المرأة دون عادتها المعروفة فى حيض او نفاس اغتسلت حين تخاف فوت الصلٰوة وصلت"...(خلاصة الفتاوى : ۱ ۲۳۱)
۵. "ولو انقطع دمها دون عادتها يكره قربانها وان اغتسلت حتى يمضي عادتها وعليها ان تصلي وتصوم للاحتياط ہكذا فى التبيين"...(الهندية : ۱ ۳۹)
۶. "وذكر شيخ الاسلام فى مبسوطه اتفق اصحابنا على ان اقل النفاس ما يوجد فانها كما ولدت اذا رأت الدم ساعة ثم انقطع الدم عنها فانها تصوم وتصلى وكان ما رأت نفاسا لا خلاف فى ہذا بين اصحابنا "...(البحر الرائق : ۱ ۳۸۰) .
۷. وہي تثبت وتنتقل بمرة به يفتى، وفي الشامي: وذكر في الرسالة أن الأصل فيه أن المخالفة للعادة إن كانت في النفاس، فإن جاوز الدم الأربعين فالعادة باقية ترد إليها والباقي استحاضة، وإن لم يجاوز انتقلت العادة إلى ما رأته والكل نفاس. (درمختار مع الشامي ۱،۳۰۱ کراچی، ۱،۴۹۹ زکریا)۔والله تعالیٰ اعلم بالصواب

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۲/ربیع الاول/۱۴۴۵ھ

2023/10/09ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد زکریا
عبید اللہ عفی عنہ

۲۲/۳/۱۴۴۵ھ

دار الافتاء
رقم الافتاء: 152/176
التاریخ: 10/10/23
الجامعۃ الاشرفیۃ